



سوال

(105) وَجَاءَ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ رَجُلٌ يَمْسُحُ يَدَيْهِ بِرُجُلَيْهِ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ يَمْسُحُ يَدَيْهِ بِرُجُلَيْهِ

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

سورہ یس کی آیت ۲۰ میں ہے :

وَجَاءَ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ رَجُلٌ يَمْسُحُ يَدَيْهِ بِرُجُلَيْهِ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ يَمْسُحُ يَدَيْهِ بِرُجُلَيْهِ ... سورہ یس

”اور ایک شخص (اس) شہر کے آخری حصے سے دوڑتا ہوا آیا اور کہنے لگا کہ اے میری قوم! ان رسولوں کی راہ پر چلو۔“

اسی طرح سورہ القصص کی آیت ۲۰ میں ہے :

وَجَاءَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ يَمْسُحُ يَدَيْهِ بِرُجُلَيْهِ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ يَمْسُحُ يَدَيْهِ بِرُجُلَيْهِ ... سورہ القصص

”شہر کے پرلے کنارے سے ایک شخص دوڑتا ہوا آیا اور کہنے لگا اے موسیٰ! یہاں کے سردار تیرے قتل کا مشورہ کر رہے ہیں، پس تو بہت جلد چلا جا مجھے اپنا خیر خواہ مان۔“

سوال یہ ہے کہ یہ دو آدمی کون ہیں اور ان دو آیتوں کی تفسیر کیا ہے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

سوال کے جواب سے قبل یہ بتانا ضروری ہے کہ جب قرآن و سنت میں کسی شخص کا تذکرہ مبہم آیا ہو تو واجب ہے کہ اسے مبہم ہی رکھا جائے اور اس کی تعیین کے لیے تکلف نہ کیا جائے کیونکہ اصل اہمیت تو اس قصہ کی ہے، جسے بیان کیا جا رہا ہوتا ہے اور فلاں یا فلاں شخص کی کوئی اہمیت نہیں ہوتی بلکہ اہمیت امر واقع کی ہوتی ہے۔ ان دو آیتوں میں بھی اللہ تعالیٰ نے اس کے بارے میں یہ نہیں فرمایا کہ وہ کون تھا۔ سورہ القصص میں ارشاد ہے :

وَجَاءَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ يَمْسُحُ يَدَيْهِ بِرُجُلَيْهِ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ يَمْسُحُ يَدَيْهِ بِرُجُلَيْهِ ... سورہ القصص

”شہر کے پرلے کنارے سے ایک شخص دوڑتا ہوا آیا۔“

اور سورۃ یٰس میں فرمایا :

وَجَاءَ مِنْ أَقْصَا الدِّينِيَّةِ رَجُلٌ يَسْعَى ... ٢٠ ... سورۃ یٰس

”اور ایک شخص (اس) شہر کے آخری حصے سے دوڑتا ہوا آیا۔“

یعنی سورۃ القصص میں شخص کا ذکر مقدم ہے اور سورۃ یٰس میں مؤخر، مگر یہ نہیں بتایا کہ وہ ہے کون، لہذا اس کی تعیین میں کوئی فائدہ نہیں لہذا اس طرح کے اشخاص کی تعیین میں مشغول نہیں ہونا چاہیے بلکہ اس طرح کی آیات و احادیث کو مبہم ہی سمجھنا چاہیے اور مخاطب کو توجہ ان احکام و مواعظ کی جانب مبذول کرنا چاہیے جو اس قصے سے مقصود ہوں۔

ان دونوں آیتوں کی تفسیر یہ ہے کہ سورۃ القصص میں اللہ تعالیٰ نے یہ بیان فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کے لیے ایک بہرہ و خیر خواہ شخص کو بھیج دیا جس نے موسیٰ علیہ السلام کو بتایا کہ شہر کے اشراف و اکابر یعنی رئیس یہ مشورہ کر رہے ہیں کہ وہ موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ کیا سلوک کریں کیونکہ موسیٰ علیہ السلام نے ایک قبیلے کو قتل کر دیا تھا اس طرح اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کے لیے آسانی پیدا کر دی کہ انہیں حقیقت حال کا علم ہو گیا اور اس شخص نے راہنمائی کرتے ہوئے کہا :

فَاخْرَجْنِي لِيَكْتُمُنِي النَّاصِحِينَ ٢٠ ... سورۃ القصص

”سو تم یہاں سے نکل جاؤ میں تمہارا خیر خواہ ہوں۔“

موسیٰ علیہ السلام وہاں سے ڈرتے ڈرتے نکل کھڑے ہوئے اور پھر اللہ تعالیٰ نے آگے سارا قصہ بیان فرمایا ہے۔ اور سورۃ یٰس میں اللہ تعالیٰ نے یہ بیان فرمایا ہے کہ اس نے ایک بستی والوں کی طرف دو رسول بھیجے، مگر انہوں نے ان کی تکذیب کی اور ان کی رسالت کا انکار کیا تو اللہ تعالیٰ نے ان کی تائید و حمایت کے لیے ایک تیسرے رسول کو بھیج دیا، مگر بستی والے بدستور رسولوں کا انکار کرتے رہے اور اس طرح رسولوں اور اس بستی والوں کے مابین ہوا جو ہوا، تو اس اثنا میں ایک شخص شہر کی پرلی طرف سے دوڑتا ہوا آیا۔ اس معاملے کی اہمیت کے پیش نظر یہاں پرلی جانب کا پہلے ذکر کیا ہے اور اس نے آکر اپنی قوم سے کہا :

وَجَاءَ مِنْ أَقْصَا الدِّينِيَّةِ رَجُلٌ يَسْعَى قَالَ يَا قَوْمِ اتَّبِعُوا الْمُرْسَلِينَ ٢٠ اتَّبِعُوا مَن لَّا يَلِيَهُمْ أَجْرًا وَهُمْ مُبْتَدُونَ ٢١ وَمَا لِيَ لَأَعْبُدَ الَّذِي فَطَرَنِي وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ٢٢ ... سورۃ یٰس

”ان رسولوں کی راہ پر چلو (20) ایسے لوگوں کی راہ پر چلو جو تم سے کوئی معاوضہ نہیں مانگتے اور وہ راہ راست پر ہیں (21) اور مجھے کیا ہو گیا ہے کہ میں اس کی عبادت نہ کروں جس نے مجھے پیدا کیا اور تم سب اسی کی طرف لوٹائے جاؤ گے۔“

اور پھر اللہ تعالیٰ نے آگے سارا قصہ بیان فرمایا ہے۔ یہ شخص اپنی قوم کا بہرہ و خیر خواہ تھا اور اسے اس کا صلہ یہ ملا کہ اس سے کہا گیا :

قِيلَ ادْخُلِ الْجَنَّةَ قَالَ يَا لَيْتَ قَوْمِي يَعْلَمُونَ ٢٦ بِمَا غَفَرْنَا لَكُمْ رَبِّي وَبِجَنَّتِي مِنَ الْمَكْرَمِينَ ٢٧ ... سورۃ یٰس

”اس سے کہا گیا کہ جنت میں چلا جا، کسے لگا کاش! میری قوم کو بھی علم ہو جاتا (26) کہ مجھے میرے رب نے بخش دیا اور مجھے باعزت لوگوں میں سے کر دیا۔“

هذا ما عندني والله أعلم بالصواب



مجلس البحث والدراسات
محدث فتویٰ
ISLAMIC RESEARCH COUNCIL

ج 4 ص 98

محدث فتویٰ